۷۸۶/۹۲

حضور تاج الشریعہ کے بیان سے مضطرب ہونے کی بجائے زبان وقلم کو محتاط بنائیں

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں　　چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
کیجئے چرچہ انہی کا صبح و شام　　جانِ کافر پر قیامت کیجئے

حضرت مولانا یاسین اختر مصباحی کی ایک وضاحتی تحریر مرقومہ ۴؍ذی قعدہ ۱۴۳۵ھ مطابق ۳۱؍اگست ۲۰۱۴ء میرے پیش نظر ہے، جس کی سرخی ''**حضرت تاج الشریعہ کا ایک نہایت اہم استفتاء**'' ہے اس تحریر کا آغاز مولانا نے حضرت امیر خسرو اور ڈاکٹر اقبال کے اشعار سے کیا ہے اس کے بعد لکھتے ہیں۔

معزز قارئین اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ:

اس وقت تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری رضوی ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ علمائے اہلسنت و جماعت کے طبقہ اولیٰ میں سرفہرست اور علمائے اہلسنت کی صف اول میں میر مجلس اور شہ نشین ہیں، آپ کے بیان، تحریر، فکر وخیال اور رائے کی حیثیت اتنی واضح ہے کہ قارئین کرام کو اس سلسلے میں کچھ بتانے اور سمجھانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ خواص وعوام اہلسنت آپ کا بے حد احترام کرتے اور دل سے آپ کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔ مگر صرف راقم سطور ہی نہیں بلکہ بے شمار علما وخواص وعوام کے لئے ایک انتہائی تشویش واضطراب کی بات یہ ہے کہ: حضرت تاج الشریعہ نے بار بار، زبانی وتحریری طور سے راقم سطور، یاسین اختر مصباحی کی ایمان افروز وفکر انگیز تالیف ''عرفان مذہب ومسلک'' کو بمبئی اور پور بندر گجرات کے جلسوں میں ''**رسوائے زمانہ کتاب**'' ''**اور گمراہ کن کتاب**'' **وغیرہ فرمایا ہے**، اسی طرح اندور، مدھیہ پردیش اور الہ باد، اتر پردیش کے دینی وفقہی سیمینار کے اپنے تحریری خطبۂ صدارت میں اس کے خلاف اپنی رائے ظاہر کی ہے اور شرعی الزامات، قائم کئے ہیں، اس مضمون کے دوسرے صفحے پر حضور تاج الشریعہ کے ذریعے مرکز اہلسنت برکات رضا پور بندر گجرات (حضرت علامہ مولانا عبدالستار ہمدانی کے یہاں) اجلاس عام منعقدہ آغاز دسمبر ۲۰۱۳ء میں دے گئے بیان کا اقتباس نقل کیا ہے، حضور تاج الشریعہ کے بیان کے وہ الفاظ جن پر مولانا کی خصوصی توجہ مرکوز ہے ''ملتے رہے'' بیٹھتے رہے۔ اب بدمذہبوں کا رد، آپ پوری کتاب پڑھ جائیے اس میں ایک جگہ تو صراحۃً آپ کو ملے گا کہ: کچھ لوگ قلت مطالعہ اور جانے کیا کیا الفاظ ان پر لکھے۔ کی بناء پر سمجھ بیٹھے ہیں کہ: جب تک کسی فرقے کے اساطین واکابرین کو پورے خبیث ومردود اور کافر نہ کہا جائے، رد کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔

رد کی بناء پر علمائے اہلسنت و جماعت کی یہ توہین؟ میں خود کچھ نہیں کہتا، اس بڑے مدرسہ کے علما سے پوچھتا ہوں اور تمام علمائے اہلسنت سے فتوی پوچھتا ہوں کہ: ''علمائے اہلسنت و جماعت کی یہ توہین اور اس رد کی بناء پر کیا حکم ہے؟ پوری کتاب میں صراحۃً اور کنایۃً، مذہب، بدمذہبی کا رد کرنے والوں سے بیزاری اور ان کی تفضیح اور ان کی تجہیل، پیشہ وارانہ اور تاجرانہ طرز عمل کی تہمت ان پر رکھی گئی ہے۔'' یہ کتاب ''عرفان مذہب ومسلک'' یہ عرفان مذہب ومسلک نہیں ہے بلکہ ''عرفان ندویت'' ہے ''عرفان صلحِ کلیت'' ہے اس سے آپ لوگوں کو سخت پرہیز لازم ہے الیٰ آخرہ۔

حضور تاج الشریعہ کا یہ جملہ: کہ میں خود کچھ نہیں کہتا اس بڑے مدرسہ کے علماء سے پوچھتا ہوں اور تمام علمائے اہلسنت سے فتوی پوچھتا ہوں الیٰ آخرہ اس جملے سے مصباحی صاحب یا تو دھوکہ کھا گئے یا دھوکہ دینے کی سعیٔ نامراد فرمائی کہ حضور تاج الشریعہ نے علما سے استفتا فرمایا ہے، اتنی اردو تو تعمیر ادب پڑھنے والے بچے بھی سمجھتے ہیں کہ جب اس طرح کا کوئی جملہ بولا جاتا ہے تو اس سے قائل کی مراد جانکاری حاصل کرنا نہیں بلکہ اس شئی کی بداہت بیان کرنا ہوتی ہے، مصباحی صاحب کی جس عبارت کے سلسلے میں حضور تاج الشریعہ نے اس بڑے مدرسے کے علما اور دیگر علمائے اہلسنت کی توجہ مبذول کرائی ہے اس جملے کا تیور، انداز اور اس کے الفاظ، وہابیوں دیوبندیوں کا ردّ کرنے والے علما سے اہلسنت کی اہانت وتحقیر میں اظہر من الشمس ہیں۔ ساتھ ہی رد کرنے والے علما کو رد بدمذہباں سے روکنے اور ان کو کافر ومرتد بتا کر عوام اہلسنت کو ان سے دور رہنے کے خلاف ایک منصوبہ ہے، اگر تاج الشریعہ کا مقصود استفتا ہوتا تو پھر یہ کیوں فرماتے کہ: یہ عرفان مذہب ومسلک نہیں ہے بلکہ ''عرفان ندویت'' ہے عرفان صلح کلیت'' ہے۔ اس سے آپ لوگوں کو سخت پرہیز لازم ہے، مذکورہ جملے کھلم کھلا یہ

اعلان کررہے ہیں کہ یہ استفتا نہیں بلکہ اپنے وقت کہ سب سے بڑے ذمہ دار عالم ،فقیہ ،قاضی اور قوم وملت کے رہنما کا فیصلہ ہے ،لوگوں کو تنبیہ کرنا اور ڈرانا مقصود ہے ۔مصباحی صاحب کی مذہب مخالف ،بدمذہب نواز ،وہابیت افروز عبارت کی گمراہی سے عوام وخواص کو آگاہ کرنا ہے۔

اہلسنّت کے سب سے بڑے فقیہ ،مفتی ،عالم جو مسلمانانِ اہلسنّت کے سب سے مقبول ومحترم پیشوا ہیں اگر انہیں کو فتوی پوچھنے کی حاجت پڑتی ہے تو باقیوں کا کیا حال ہوگا ؟ ہمیں معلوم ہے کہ مصباحی صاحب کو خوب اچھی طرح علم ہے کہ تاج الشریعہ نے کسی سے استفتا نہیں کیا ہے بلکہ علما کی توجہ طلب کی ہے ،لیکن مصباحی صاحب نے تاج الشریعہ ،محدث کبیر اور علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی کے بیان سے تلملا کر یہ سرخی قائم کی کہ: **تاج الشریعہ کا ایک نہایت اہم استفتا**، اگر تاج الشریعہ نے استفتا کیا تھا تو آپ کو جواب ایک مفتی کے انداز میں دینا چاہیے تھا ،لیکن آگے کے جملے سے یہ ظاہر ہے کہ آپ علما کی شرعی گرفت سے گھبرا کر اپنے غلط جملے کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں ۔ یہ تو رہا مصباحی صاحب کے مضمون کی ہیڈنگ سے متعلق ، مصباحی صاحب آگے کی سطور میں فرماتے ہیں کہ ؛مگر صرف راقم سطور ہی نہیں بلکہ بے شمار علما وخواص وعوام کے لے ایک انتہائی تشویش واضطراب کی بات یہ کہ: حضرت تاج الشریعہ نے بار بار زبانی وتحریری طور سے راقم سطور یاسین اختر مصباحی کی ایمان افروز وفکر انگیز تالیف ''عرفان مذہب ومسلک'' ممبئی اور پور بندر گجرات کے جلسوں میں ''رسوائے زمانہ کتاب'' اور گمرہ کن کتاب وغیرہ فرمایا ہے ۔اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جناب کو تشویش واضطراب کا عارضہ پیش آیا ہوگا لیکن آپ کا یہ کہنا کہ بے شمار علما اور خواص وعوام کے لئے ایک انتہائی تشویش واضطراب کی بات ہے ،میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی بے چینی اور پریشانی کو بیشمار علما خواص وعوام کے اضطراب سے تعبیر فرما کر اپنا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے ۔آپ نے بیشمار علما اور عوام وخوا ص لکھا ہے ۔اگر یہ صحیح ہوتا تو کم از کم نو دس لوگوں کو تو براہ راست حضور تاج الشریعہ سے دریافت کرنا تھا تا کہ بیشمار کا جملہ نا درست سہی کم از کم جمع کثرت کی قلیل تعداد کا تحقق ہو جاتا ۔آپ کے ان جملوں سے بو آرہی ہے ،ان بلوائیوں کی شر انگیزی وفتنہ خیزی کی جو حضرت سیدنا عثمان غنی کے خلاف عالم اسلام میں جھوٹی افواہیں پھیلا رہے تھے۔

مصباحی صاحب قبلہ: حضور تاج الشریعہ اور دیگر علمائے حق کے بیانات اور اقوال شرعیہ سے مضطرب ہونے کی بجائے ضرورت ہے کہ پوری جماعت اکابر واسلاف کی پیروی کرے اور اپنی زبان وقلم کو لگام دیں ،اگر آپ حضرات نے اپنے قلم اور اپنی زبان کو محتاط رکھا ہوتا تو آج تاج الشریعہ یا کسی اور عالم دین کو آپ لوگوں پر شرعی الزامات عائد کرنے کی ضرورت کیوں پڑتی ؟

تاج الشریعہ جماعت اہل سنت کے سب سے بڑے فقیہ وعالم اور ذمہ دار شخص ہیں یہ اور بات ہے کہ آج آپ اور ضمیر فروشوں کا ایک ٹولہ مخالفت اور بدزبانی پر آمادہ ہے ،لیکن کل تک تو آپ بھی انہیں کی مدح خوانی کرتے تھے ،کل تک تاج الشریعہ کے ایک ایک جملے کی حفاظت اور تعمیل کے لئے سر سے کفن باندھ کر میدان جہاد میں اترنے والے سپاہی آج اپنے حق میں تاج الشریعہ کے فیصلوں اور فتووں سے کیوں مضطرب ہو رہے ہیں؟

حضور تاج الشریعہ نے بمبئی ، گجرات ،اندور ،الہ باد کے عوامی اجلاس اور سیمناروں میں تحریراً اور تقریراً جو کچھ فرمایا وہ حق وصواب ہے ، تقریباً ڈیڑھ سال سے جن عبارتوں کے پیچ وخم آپ درست کرنے میں لگے ہیں وہ ایمان افروز ہیں نہ فکر انگیز بلکہ ایمان سوز اور وہابیت افروز ہیں۔

اگر اپنے ہی علما کی تردید وتوہین اور تجہیل کا نام ایمان افروز ہے پھر تو ایمان کا بڑا ابھنڈارا وہابیوں اور شیعوں کے یہاں ہونا چاہیے ،اس لئے کہ وہ علمائے حق ہی کی توہین نہیں کرتے وہ تو غوث وخواجہ ،قطب ،ابدال بلکہ صحابہ اور خدا ورسول کی گستاخی کو توحید خالص اور عین اسلام تصور کرتے ہیں ۔آپ نے فرمایا ہے کہ :عرفان مذہب ومسلک ؛کا بغور مطالعہ کیجئے تو اس میں علمائے اہل سنت کے تعلق سے کوئی ایسی بات نہیں ملے گی جو ان کے وقار وعظمت کے خلاف ہو اور شرعاً قابل گرفت ہو ۔البتہ بعض ؛جہلائے اہلسنت ؛کے عمل اور فکر وخیال کے بارے میں ضرور مواخذہ وتنبیہ بہ نیت اصلاح ہے ،جو اپنی جگہ بالکل صحیح ودرست ہے۔

قارئین اندازہ کریں یہ وہی حضرت **مصلح ومفکر** ودانشور ہیں **جو بدمذہبوں کے اساطین کو کافر ومرتد کہنے کو خلاف مصلحت اور غیر مفید** بتاتے ہیں ، لیکن خود اہلسنت کے بعض علما کو **جہلائے اہلسنت بہ نیت تبلیغ واصلاح کہنے کو ضروری اور درست** ٹھہراتے ہیں ،میں نے پہلے بھی اس گروہ کے تمام افراد سے گزارش کی تھی اور پھر کررہا ہوں کہ آپ جتنی ہمدردی اساطین روافض وخوارج اور وہابیہ دیابنہ کے لئے رکھتے ہیں نہ زیادہ ،کم از کم اتنی ہی ہمدردی اگر اہلسنت کے عوام وخواص کے لئے پیدا کرلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اختلاف کی خلیج کم ہو سکتی ہے ۔اس سے پہلے کئی علما نے آپ سے تحریراً یہ مطالبہ کیا کہ آپ کی کتاب میں کئی مقامات پر علمائے اہلسنت کی توہین متبادر ہے ۔اور فتاویٰ رضویہ وغیرہ کے حوالے سے یہ واضح کیا گیا کہ توہین علما کفر ہے ،لیکن آپ

نے وہابیوں، دیوبندیوں اور تبلیغوں کی طرح یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہمیں کسی کی سننی ہی نہیں ہے بس ہم وہی کہتے رہیں گے جواب تک کہتے رہے ہیں۔تم اپنی سی کہے جاؤ ہم اپنی سی کیئے جائیں۔

ہزار ہنگاموں اور شرعی الزامات کے باجود وہی رٹے رٹائے جملے ایمان افروز، فکر انگیز آپ کے اس ایمان افروز کی حقیقت بس اتنی سی ہے کہ اپنے منہ مٹھو بنے رہیں۔زمانہ کہہ رہا ہے کہ آپ کی کتاب سے جماعت میں انتشار پیدا ہوا، آپس میں سوال وجواب کا سلسلہ چل پڑا اور آپ ایمان افروز اور فکر انگیز کی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔

آپ کی فطرت میں خصلت وہابیت اس طرح رچ بس گئی ہے کہ توہین آکابر کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔آپ فرماتے ہیں **حضرت تاج الشریعہ چوں کہ اس وقت نہ صرف لکھنے پڑھنے سے بلکہ سننے سے بھی بڑی حد تک معذور ہیں، اس لئے ظاہر یہی ہے کہ کسی نے عرفان مذہب ومسلک کی کچھ عبارت سنائی اور کچھ چھوڑ دی، معلوم نہیں کس مقرب اور معتمد عالم یا علامہ نے زبانی طور پر کچھ بتایا اور کچھ چھوڑ دیا۔**

اہل دانش خوب سمجھتے ہیں کہ جناب کا نشانہ کہاں ہے اور کیا کہنا چاہتے ہیں، آپ کے انداز میں اگر میں آپ سے کہوں کہ جناب مصباحی صاحب عرصے سے بصارت سے کافی حد تک محروم تو تھے ہی، چند سال پہلے برین ہیمرج ہوا جب سے دماغی خلل کے بھی شکار ہوگئے۔تو کیسا لگے گا؟ حالانکہ صحیح ہے اس کے بعد سے ہی آپ کی بے راہ روی طشت از بام ہوئی ہے۔

گویا کہ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں حضور تاج الشریعہ کوئی بیان یا تحریر دینے سے پہلے نہ اس کی تحقیق کرتے ہیں اور نہ کچھ جانتے ہیں جو کچھ جس نے بتا دیا بس اسی پر اعتماد کر کے بیان دے دیتے ہیں، اگر ایسا ہی ہے تو پھر حضور تاج الشریعہ کے بیان سے آپ کو مضطرب نہیں ہونا چاہئے تھا، لیکن آپ کی بے چینی بتا رہی ہے کہ تاج الشریعہ کا کوئی بیان نہ بلا تحقیق ہوتا ہے نہ بے تاثیر ہوتا ہے۔جو فرماتے ہیں وہ حق اور صواب پر مبنی ہوتا ہے اور عوام وخواص میں مقبول ہوتا ہے، آپ نے فرمایا کہ معلوم نہیں کس مقرب اور معتمد عالم وعلامہ نے کچھ بتایا اور کچھ چھوڑ دیا، صحیح کہا آپ نے۔آپ لوگوں سے زیادہ بہتر اس بات کا کس کو تجربہ ہوسکتا ہے۔کہ کتنا سنانا ہے اور کتنا چھوڑنا ہے۔اس کا اظہار تو حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے اپنے اس مقالے میں فرما ہی دیا ہے جو چلتی ٹرین میں نماز کے عدم جواز سے متعلق ہے جسے مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد صاحب مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ نے ترتیب دیا ہے۔کسی سے پڑھوا کر سن لیجئے گا کہ مجلس شرعی کے ذمہ داروں نے ناجائز کو جائز کا جامہ پہنانے کیلئے کہاں کی عبارت چھوڑی اور کہاں کی لکھی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ قرآن وحدیث اور آثار وروایات کے پورے ذخیرے میں کہیں ایسا نہیں ملے گا کہ بلا ضرورت وافادیت کافر ومرتد کی تکرار کی گئی ہے۔ارشادات واقوال ائمہ مجتہدین وفقہائے اسلام وکتب ورسائل اکابر واسلاف سواد اعظم اہلسنت والجماعت کا پورا مطالعہ کر جائیے آپ کو ان میں کسی کو کافر ومرتد کہا اور لکھا ہوا اسی وقت ملے گا۔جب اس کی کوئی ضرورت افادیت مقصود ہو، بلا ضرورت اور بطور عادت کہیں بھی کسی کو کافر ومرتد کہا اور لکھا ہوا نہیں ملے گا۔

فقیہ اسلام امام احمد رضا قدس سرہٗ کے رسائل وکتب اس سلسلے میں بھی ہمارے بہترین ہادی ورہنما ہیں کہ ان میں سے جس کا بھی مطالعہ کیا جائے اس کا طرز وطریقہ یہی ہے کہ فرقہ باطلہ کے عقائد وخیالات وافکار کا آپ نے دلائل کے ساتھ رد فرمایا ہے۔انہیں بار بار بلا ضرورت کافر ومرتد لکھنے کے نمونہ آپ کی کسی کتاب ورسالہ میں نہیں ملیں گے۔

سچ کہا ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کیلئے آدمی سو جھوٹ بولتا ہے۔مصباحی صاحب اب آپ ہی بتائے کہ کافروں اور مرتدوں کو کافر یا مرتد کہنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو اس کے مواقع کا تعین آپ فرما دیں کہ قبل جمعہ خطیب بدمذہبوں کی بدمذہبی بیان کرے گا یا نہیں اور کرے گا تو کتنی بار اور کتنے وقفے سے کون کون لوگ بدمذہبوں کی تکفیر وتردید کریں گے اور کہاں کہاں؟ ایک شخص کو دار القلم کے جلسہ میں مدعو کیا گیا یا جامعہ اشرفیہ کے جلسے میں بلایا گیا وہاں وہ رد کرے گا یا نہیں؟

ایک شخص یہ جانتا ہے کہ دیوبندی مسلمان نہیں ہیں۔لیکن پورے طور پر دلائل اسے از بر نہیں، اگر کہیں وہابی اور دیوبندی کا تذکرہ آتا ہے تو وہ ان کو کافر کہے گا یا نہیں۔کس شہر اور کس دیہات کے کون کون سے جلسے میں کسے تکفیر وتردید کا حق ہوگا وضاحت کے ساتھ ثابت کریں۔

یہ بات آپ کے ذہن میں کیسے آئی کہ بعض لوگ قلت علم ومطالعہ کے سبب یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جب تک کسی فرقہ باطلہ کے اساطین کو بار بار کافر ومرتد اور خبیث نہیں کہیں گے تب تک رد فرقہ باطلہ کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔

کیا کسی نے اس بات کا ادعا کیا؟ ثبوت شرعی پیش کریں کہ کس عالم وخطیب نے یہ بات کہی اور کب کہی، کہاں کہی اور کن کن لوگوں کے سامنے کہی اور یہ ذکر کرنا ہر گز نہ بھولیں کہ اس نے بار بار کی قید لگائی تو بار بار سے اس کی مراد کیا ہے!

کیا کسی عالم وخطیب یا امام کو آپ نے دیکھا یا اس کا بیان سنا کہ وہ کھڑا ہوا اور شروع کر دیا وہابی دیوبندی کافر و مرتد وخبیث ہیں اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی وغیرہ کافر ہیں کافر ہیں ھلم جرّاً آپ مع حواریوں کے قیامت تک یہ ثابت نہیں کر پائیں گے کہ کسی عالم نے ایسا کیا یا اس بات کا دعویٰ کیا، ہاں اپنی ہر تقریر و بیان میں اساطین وہابیہ دیابنہ جن سے آپ کے قریبی مراسم ہیں سنی علما تر دید کرتے ہیں اور ان کے اوپر لگے فتویٔ کفر کو بیان کرتے ہیں۔

آپ کہتے ہیں کہ بلا حاجت وفائدے کے قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ یہاں تک کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے رسائل وکتب میں بھی انہیں بار بار کافر و مرتد کہنے کے نمونے نہیں ملیں گے۔

اب سنئے قرآن میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے :

قُلۡ یٰاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ لَكُمۡ دِیۡنُكُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۙ دوسری جگہ فرمایا گیا۔ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ الی آخر۔

یہ بتایئے کہ کوئی امام ان جیسی صورتوں کو نماز میں پڑھے گا یا نہیں خوب غور کر لیجئے گا پھر بتائے گا کہ نمازوں میں، تلاوت میں، قُل شریف وغیرہ میں ان سورتوں کو پڑھا جائگا یا نہیں؟ بعض لوگ قُل شریف کا آغاز ہی قُلۡ یٰاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ سے کرتے ہیں فرمایئے کیا کہیں گے؟ آپ کے مطابق تو ان سب سورتوں کو زندگی میں ایک بار بھی پڑھ یا سن لیا تو کافی ہو جائیگا، اس لیے کہ بار بار پڑھنا تو آپ کے مطابق صحیح نہیں اس لئے کہ جتنی بار پڑھے گا اتنی بار کافر کافر کی تکرار ہو گی۔

اب آئے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں، آپ نے ضرورت وافادیت کی قید لگا کر یہ سمجھا تھا کہ شاید یہ شرطیں آپ کو مفید ہوں لیکن یہاں بھی وہی بے مرادی ہاتھ لگی، سنیے غور سے اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے — ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں — چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں — ذکر آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل — یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچہ انہی کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب — اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

یہاں تو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ہر بات میں آقا کا ذکر ہونا چاہے اور جو مخالفین، گستاخ رسول ہیں ان کو چھیڑنا اپنی عادت بنا لیجئے اب فرمایئے کیا کہیں گے؟

ان اشعار میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے وہابیہ دیوبندیہ کو کافر، شیطان، ملحد کہا۔ آپ فرماتے ہیں حبیب پاک ﷺ کا ذکر صبح وشام اس غرض سے ہوتا کہ وہابیوں، دیوبندیوں کا دل جلے، قیامت کا دن کتنا شدید اور مصیبت کا ہوگا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا تذکرہ صبح وشام اس لیے کیجئے کہ وہابیوں دیوبندیوں کا دل جلے، منع کریں تو لوگ وہابی کہیں نہ منع کر پائیں تو اندر ہی اندر کڑھیں۔

ایک جگہ اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اعلیٰ حضرت کے ان اشعار سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ بدمذہب، گستاخ رسول وگستاخ صحابہ واہل بیت وگستاخ اولیاء اللہ کیلئے کوئی ہمدردی اور نرمی نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان پر سختی کی جائے۔ مقاطعہ کیا جائے۔ ایمان کو تازگی اور روح کو سرور بخشنے والا اب اعلیٰ حضرت کے فتاوی سے ایک فتویٰ ملاحظہ

فرمایئے۔سنیت کو جلا بخشنے والا، وہابیت کو فنا کردینے والا اور اہل بدعت کے بھی خواہوں کی نیّا غرق کردینے والا۔اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا فتویٰ مبارکہ ذیل کے سطور میں ملاحظہ فرمائیں یقیناً ہر متصلب سنی کا سینہ چوڑا ہوجائے گا اور صلحِ کل کے مریضوں کا غم دوبالا ہوجائے گا۔

مسئلہ ۷۴۹ از سرکار اجمیر مقدس لنگر گلی مسئولہ حکیم غلام علی

۶/شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام جامع درگاہ شریف حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بعد ہر نماز یہ کہتا ہے کہ اے خداوند کریم! **غیر شرعی داڑھی منڈے جھوٹے دعویداران خلافت** کو سچا دعویدار خلافت بنادے اور **جب کبھی وہابیوں کا ذکر ہوتا ہے** تو ان کے مولویوں کو اور جو مولوی خلافت کو اپنے پیٹ بھرنے کا پیشہ بناتے ہیں اور ان کے سب پیروؤں کو خوب برا کہتا ہے ان کے پیچھے بموجب شرع

مطہرہ نماز پڑھنا جائز ہے۔اور جو مولوی اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام بتائے اس کیلئے شرعاً کیا حکم ہے۔اگر یہ بحث مسجد میں ہوتی ہے تو مسجد کی توہین ہوتی ہے یا نہیں بینوا بالتفصیل توجرو اعند الرب الجلیل.

الجواب۔**اس دعاء میں کوئی حرج نہیں اور وہابیہ کی برائی بیان کرنا فرض ہے**۔یوں ہی جھوٹے مدعیان خلافت اور اس نام سے شکم پروران پر آفت کی شناعت سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ضروری ہے اور مسجد کے مجمع مسلمانان ہوان بیانوں کا بہتر موقع ہے اور اس میں مسجد کی کچھ توہین نہیں کہ مساجد ذکر اللہ کیلئے بنائی گئی ہیں اور نھی عن المنکر **اور بیان شناعت گمراہان اعظم طرق ذکر اللہ واجل احکام شرعیۃ اللہ** سے ہے۔حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں 'اترعون عن الذکر الفاجرمتی یعرفہ الناس اذکرو االفاجر بما فیہ یحذرہ الناس' کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو۔لوگ اسے کب پہچانیں گے،فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں (فتاوی رضویہ جلد ۶ ۔صفحہ نمبر ۵۹۷۔۵۹۶ مترجم) اب بتائیں اعلیٰ حضرت سے یہ سوال کرنے والے کوئی عام آدمی نہیں بلکہ سرکار اعظم خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے حکیم غلام علی ہیں۔سوال کرنے والا پوچھتا ہے کہ ہر نماز کے بعد جھوٹے دعویداران خلافت کو سچا دعویدار

بننے کی دعا اور جب کبھی وہابیوں کا ذکر آجائے تو ان کے مولویوں اور ان کے پیروؤں کو خوب برا کہتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں نہ اس دعا میں کچھ حرج ہے نہ وہابیوں کو برا کہنا غلط ہے بلکہ وہابیوں کی برائی بیان کرنا فرض ہے۔آگے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں جھوٹے دعویداران خلافت اور شکم پروروں کی شناعت کو بیان کرنا اور وہابیہ کی برائی بیان کرنا اعظم طرق ذکر اللہ واجل احکام شریعۃ اللہ ہے۔اور یہ کام مسجد میں بہتر ہے اس لئے کہ مسجد مجمع مسلمانان ہے۔اب بتائیں۔آپ تو کہتے تھے کہ کہیں بھی فرقہ باطلہ کے اساطین کو کافر و مرتد نہیں کہا گیا حالانکہ اس فتویٰ مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ہر نماز کے بعد بھی وہابیہ کی خباثت کو بیان کیا جائے تو غلط نہیں بلکہ صحیح ہے۔اور کہنا چاہئے اس لئے کہ داڑھی منڈانا نماز نہ پڑھنا اور دیگر بداعمالیوں میں ملوث ہونا بڑا جرم ہے۔لیکن وہابیت تمام فسق و فجور اور معصیت سے بڑا جرم ہے،اس لئے وہابیوں کے مکروفریب سے عوام کو بچانا بہت ضروری ہے،وہابیوں کو کافر و مرتد کہنا چاہئے اور بار بار کہنا چاہئے تاکہ لوگ اس سے غافل نہ ہوجائیں،جس طرح سے ہر تقریر و تحریر میں فضائل نماز بیان کرنا،بے نمازی کی شناعت کو ذکر کرنا داڑھی منڈوں کے گناہ کو ظاہر کرکے لوگوں کو اس برے فعل سے باز رکھنا غلط نہیں۔اسی طرح ہر موقع پر وہابیوں،دیوبندیوں کو بار بار کافر و مرتد کہنا صحیح ہی نہیں بلکہ ایک سچے عالم کی شان ہے۔اسلئے کہ بدعملی سے بڑا گناہ بد اعتقادی ہے۔اور جب بداعتقادی سب سے بڑا جرم ہے تو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اس جرم سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔

جاری ہے۔۔۔

انیس عالم سیوانی

جنرل سکریٹری امام احمد رضا فاؤنڈیشن لکھنؤ

۲۱/ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ

مطابق ۱۷/۱۰/اکتوبر ۲۰۱۴ء